RS. 3/=

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۵۱ شمارہ ۲۲ ۳۱ مئی تا ۶ جون ۲۰۰۲ء ۱۸ تا ۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

برصغیر کے دو اہم ملک ہند و پاک بارود کے ڈھیر پر

کیا دوسری ایٹمی جنگ برصغیر کا مقدر بن چکی ہے؟

ہند و پاک کے درمیان صلح و جنگ میں کلیدی رول ہمیشہ امریکا کا ہی رہا ہے اور یہ طے ہے جب تک امریکا نہیں چاہے گا دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کے بادل تو منڈلاتے رہیں گے مگر بجلیاں نہیں گریں گی۔

محمد سالم جامعی

گذشتہ دو تین سالوں سے شاید ہی کوئی دن اور مہینہ ایسا گذرا ہو جب برصغیر کے دو اہم ملکوں ہندوستان و پاکستان کے درمیان جنگ بحث کا موضوع نہ بنی رہی ہو۔ جب سے ہندوستان میں بی جے پی اور پاکستان میں پرویز مشرف اقتدار ہتھیانے میں کامیاب ہوئے ہیں مسلسل یہ صورت حال جاری ہے۔

پاکستان کا جارحانہ رویہ اور دہشت گردی کے ذریعہ ہندوستان میں عدم استحکام پیدا کرتے رہنے کی اس کی کوشش اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہ گئی ہے۔ جموں کشمیر ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں اس کی طرف سے جو در پردہ جنگ جاری ہے وہ صرف ہندوستان پر ہی اثرات نہیں ڈال رہی ہے بلکہ اس نے پورے برصغیر کو بارود کے ڈھیر پر لا کر کھڑا کر دیا ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ دونوں ملکوں پر منڈلانے والے جنگ کے یہ بادل کب برسنے اور گرجنے لگ جائیں۔

گذشتہ سال ۱۳ دسمبر کو ہندوستانی پارلیمنٹ پر ہونے والے دہشت گردانہ حملے میں جو ہاتھ کارفرما تھا وہ اب سامنے آچکا ہے اس وقت بھی بڑے زور و شور کے ساتھ جنگ کی باتیں ہونے لگی تھیں مگر ہندوستان کے صبر و تحمل اور امریکی مداخلت کے بعد فوراً ہی میدان میں وہ جنگ ٹل گئی تھی مگر ابھی حال ہی میں جموں کشمیر کے کالو چک علاقہ میں جس طرح معصوموں اور فوجیوں کو پاکستانی دہشت گردوں نے موت کی نیند سلا دیا ہے اس نے ایک بار پھر بھی ہولناکی کو میدان سے باہر آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ آخر پاکستانی دہشت گرد ان کارروائیوں سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کا اصل ہدف کیا ہے؟

سیاسی مبصرین اور فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ ان دہشت گردوں کے تین نشانے ہیں۔ اول ہندوستان، دوسرے پاکستان کی مشرف حکومت اور تیسرے امریکہ۔ ہندوستان تو اس لیے کہ اس نے افغانستان پر حملے میں امریکہ کی نہ صرف مکمل کر حمایت کی بلکہ طالبان حکومت کو نیست و نابود کرنے میں اسے بھرپور تعاون بھی دیا۔ پرویز مشرف کی حکومت ان کا نشانہ اس لیے ہے کہ اس نے ہر مرحلہ پر امریکہ کی ہاں میں ہاں ملائی اور اسے افغانستان پر حملہ کرنے سے باز رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کی اور امریکہ تو بہر حال افغانستان کی تباہی و بربادی کے لیے ان کے نزدیک سو فیصد ذمہ دار ہے۔

یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ایک طرف تو ہندوستان و پاکستان دونوں ملکوں میں شدت پسند اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں اور دوسری طرف دونوں ملکوں کے درمیان الزام و جوابی الزام کا سلسلہ جاری ہے۔ پاکستان کھلے عام یہ الزام لگا رہا ہے کہ ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے پس پشت خود ہندوستانی ڈپلومیسی ہے جس کا مقصد اس طرح کی وارداتوں کے ذریعہ پاکستان کو بدنام کرنا اور اندرون ملک ہونے والے ظلم و تشدد سے دنیا کی توجہ ہٹانا ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ کالو چک کے واقعہ سے بہت پہلے ہی اپریل کے آخر میں ہندوستان نے فوجی حملہ کا منصوبہ تیار کر لیا تھا جس کے لیے اس نے مغربی سیکٹر میں اپنے فوجی ٹینک بھی بھیج دیے تھے۔ پاکستان یہ بھی پروپیگنڈہ کر رہا ہے کہ ہندوستان کی گجرات کے واقعات سے پوری دنیا میں جو بدنامی ہوئی ہے اور آج پوری دنیا میں اسے جس حقارت بھری نظروں سے دیکھا جا رہا ہے، خود اپنے ہاتھوں ہی کالو چک جیسے واقعات انجام دے کر دنیا بھر کی توجہ ان معاملات سے ہٹا دینا چاہتا ہے جبکہ ہندوستان کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ پاکستان میں پرورش پانے والے دہشت گرد انجام دے رہے ہیں جس کا مقصد ہندوستان میں عدم استحکام پیدا کرکے اسے کمزور کرنا اور اس کی ترقی کی رفتار کو کم کر دینا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا واقعی جنگ ہوگی اور اگر جنگ ہوتی ہے تو اس کا نقصان کس کو ہوگا؟ ہندوستان و پاکستان میں اس وقت جنگ کا بخار اپنے شباب پر ہے اور شاید ۱۹۷۱ء کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب دونوں طرف سے سرحدوں پر اپنی پوری طاقت جھونک دی گئی ہے۔ ہندوستان کے عوام بھی پرزور مطالبہ کر رہے ہیں کہ پاکستان کو آخری سبق سکھا دیا جائے۔ وزیر اعظم بھی اپنے مشیروں اور فوجی سربراہوں سے میٹنگیں کر رہے ہیں۔ ابھی اپنے دورۂ جموں کشمیر کے دوران بھی انھوں نے فوجی کونسل کے ساتھ صلاح مشورہ کیا ہے۔ پہلے دن انھوں نے حریت لیڈر عبدالغنی لون کی شہادت پر یہ اعلان بھی کیا تھا کہ اب پاکستان کو سبق سکھانے کا وقت آ گیا ہے۔

دوسری طرف پاکستان کے عوام اپنے حکمرانوں سے بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ اگر ہندوستان پاکستان پر حملہ کرتا ہے تو اسے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال سے ہرگز دریغ نہ کرنا چاہیے خود پاکستان کے فوجی حکمراں بھی ایٹمی جنگ کی دھمکی دے چکے ہیں ایسے حالات میں یہ سوال فطری ہے کہ کیا واقعی جنگ ناگزیر ہو گئی ہے اور کیا دونوں ملک اپنی تباہی و بربادی کے پروانے تیار کر چکے ہیں اور ان پر صرف دستخط ہونا باقی رہ گئے ہیں۔

ہمارے خیال میں دونوں ملکوں میں یہ جنگی بخار صرف مسائل سے اپنے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے ہے۔ اس حقیقت کو آخر کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے درمیان صلح اور جنگ میں کلیدی رول ہمیشہ امریکہ کا ہی رہا ہے اور اس وقت جبکہ امریکہ دہشت گردی کے خلاف عالمگیر جنگ چھیڑے ہوئے ہے بھلا وہ کیسے ان دونوں کلیدی ملکوں کے درمیان جن کی اسے دہشت گردی مخالف جنگ میں قدم قدم پر ضرورت ہے جنگ کی اجازت دے سکتا ہے اور یہ سچ ہے کہ جب تک امریکہ نہیں چاہے گا دونوں ملک نہ کوئی جنگ لڑ سکتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کی سرحدی خلاف ورزی کر سکتے ہیں اور چونکہ امریکہ دونوں ملکوں کے اندرونی مسائل سے بخوبی واقف ہے اس لیے اس جنگی بخار کو برداشت کرتے رہنا اس کی مجبوری ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ ۲۲ مئی کو ہی امریکہ نے اپنے نائب وزیر خارجہ کو دونوں ملکوں کے دورہ کرنے کی ہدایت جاری کی فوراً ہی دونوں ملکوں کے سربراہوں کے بیانات میں نرمی آ گئی اب وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری واجپئی کہہ رہے ہیں کہ جنگ کے بادل تو منڈلا رہے ہیں لیکن بجلی نہیں گرے گی جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جنگ کا شور شرابہ

(باقی صفحہ ۲ پر)

امیر الہند مدظلہ کے لیے دعائے صحت فرمائیں

یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ ۲۲ مئی ۲۰۰۲ء کو اپنے دورۂ لیبیا کے دوران طرابلس کے ایک ہوٹل میں زینہ سے اترتے ہوئے گر گئے جس سے ان کے کولہے کی ہڈی میں فریکچر آ گیا ہے۔ حضرت والا اس وقت ماہر ڈاکٹروں کی نگرانی میں طرابلس (لیبیا) کے سرکاری اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کولہے کا آپریشن ہو چکا ہے جو الحمد للہ کامیاب رہا اور انشاء اللہ بہت جلد صحت یاب ہو جانے کی امید ہے۔ حضرت امیر الہند مدظلہ جمعیۃ علماء ہند کے ایک وفد کے قائد کی حیثیت سے لیبیا سرکاری دعوت پر طرابلس تشریف لے گئے تھے۔

جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید محمود مدنی نے جو اس سفر میں حضرت والا کے ہمراہ ہیں جماعتی احباب، رفقاء و متوسلین اور اکابر حضرات سے بالخصوص اور تمام مسلمانوں سے بالعموم حضرت والا کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت والا کے سایۂ عاطفت کو امت کے سروں پر دیر تک قائم رکھے اور آپ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آمین۔

امریکا پر ۱۱ ستمبر کے جہازی حملوں کے بعد
کناڈا میں اسلامی لٹریچر کی طلبی میں اضافہ

کناڈا میں پبلک لائبریریوں اور بک شاپس کو اسلامی لٹریچر کی زبردست مانگ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کتابوں کی دکانوں پر قرآن کریم کے نسخوں کی کمی کی شکایت ہے جب ضرورت ان کی سپلائی نہیں ہو پا رہی ہے۔ یہاں تک کہ وفاقی وزیر برائے تہذیبی تنوع شرت محمود کی قرأت کو بھی پبلک لائبریری سے قرآن نہ ملنے پر خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑا۔ وہ وینکوور میں مسلمانوں کے ایک گروپ سے ملاقات سے پہلے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی تھیں اس لیے انھوں نے پبلک لائبریری میں جا کر کہا کہ قرآن کا ایک نسخہ یا کچھ دوسری اسلامی کتابیں چاہئیں۔ انھیں بتایا گیا کہ اسلام سے متعلق کتابوں کی اس قدر مانگ ہے کہ الماریوں میں ایک بھی کتاب موجود نہیں ہے۔

مسلم کناڈین فیڈریشن کے چیئرمین سکندر خان کا کہنا ہے کہ اسلام کے بارے میں تحقیقات و معلومات حاصل کرنے والوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ غیر مسلموں کی بہت بڑی تعداد اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے مسجدوں میں آ رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ۱۱ ستمبر کو امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹاگن پر حملوں کے بعد امریکہ اور کناڈا میں ۲۰ ہزار سے زیادہ لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور ابتدا میں مسلمانوں کے خلاف جو غم و غصہ پیدا ہوا تھا اس نے لوگوں کے اندر اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے تجسس پیدا کر دی ہے اس لیے لوگ قرآن اور دوسری اسلامی کتابیں بڑے پیمانے پر خرید رہے ہیں اور اسلام کے بارے میں صحیح معلومات حاصل ہونے پر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

سکندر خان برٹش کولمبیا مسلم ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں۔ انھوں نے حج کے موقع پر سعودی عرب پہنچنے پر روزنامہ سعودی گزٹ کو بتایا کہ امریکہ میں دہشت گردوں کے حملے کے فوراً بعد انھوں نے اس کارروائی کی مذمت کی اور اس کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا تو اس بات کا خطرہ تھا کہ خود بہ خود کچھ حملے کیے گئے ہیں لیکن جیسا کہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اگر اس کے لیے چند مسلمان ذمہ دار ہیں تو بھی چند لوگوں کی حرکت تمام مسلمانوں کے نظریات کا مظہر نہیں ہو سکتی نہ ہی اس سے اسلامی عقیدہ کا کوئی تعلق ہے۔ انھوں نے بتایا کہ وزیر اعظم جین کرشین والی وفاقی حکومت نے مسلمانوں کو ان کی جان و مال اور مفادات کا بھرپور تحفظ کا یقین دلایا ہے۔ حکومت نے عام لوگوں سے بھی رواداری اور صبر و تحمل کے مظاہرہ نیز کناڈا کے برادران وطن سے مسلمانوں کا احترام ملحوظ کرنے کی اپیل کی۔ خود وزیر اعظم نے مسلمانوں کو تحفظ کا یقین دلانے کے لیے ایک مسجد کا دورہ کیا۔ ان حالات میں مسلمانوں کو اسلام کے سلسلہ میں مثبت بیداری پیدا کرنے اور دوسرے مذہبی گروپوں کے ساتھ باہمی مفاہمت کے سلسلہ میں مکالمہ کرنے کے بے نظیر مواقع حاصل ہوئے۔ ان مواقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے لوگوں تک اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کی بھرپور کوشش کی۔

برطانوی کولمبیا صوبے کے مختلف علاقوں میں مذکورہ ایسوسی ایشن کی قائم کردہ ۵۱ مساجد اور اسلامی مراکز ہیں۔ جبکہ کناڈا کی کل آبادی تین کروڑ ۱۰ لاکھ میں تقریباً دس لاکھ مسلمان ہیں۔ مسلم کناڈین فیڈریشن تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ جو بڑی سیاسی پارٹیوں کے منشوروں اور پالیسیوں کا جائزہ لیتی ہے اور مسلمانوں کو تازہ حالات کے سلسلہ میں بھرپور معلومات فراہم کرتی اور رہنمائی کرتی ہے۔ وہ مسلمانوں کو وہاں کی سیاست میں سرگرم رول ادا کرنے کی بھی ترغیب دیتی ہے۔ اس وقت کناڈا میں ایک مسلم سینیٹر ہے جو مختلف صوبائی اسمبلیوں اور میونسپلٹیوں کے لیے بھی منتخب ہو چکے ہیں۔ وینکوور سے ایک مسلم خاتون جو لبرل پارٹی کے خواتین ونگ کی صدر تھیں، وزیر اعظم نے سینیٹ کے لیے نامزد کیا ہے۔ سکندر خان ۳۳ سال کی عمر میں بھی کے جزائر سے کناڈا گئے تھے اور اب ۳۰ سال سے وہاں رہ رہے ہیں۔ ان تفصیلات کی روشنی میں عصر حاضر کا یہ اہم پہلو سامنے آتا ہے کہ اس وقت دنیا میں عام مسلمانوں کے مخالف جو مظاہرہ ہو رہے ہیں اور استعماری طاقتوں کے مطابق ایک نئی سطح پر کوشش کی جا رہی ہے تو اس ملک کے حالات بھی مختلف صورت اختیار کر سکتے ہیں کہ جہاں غیر مسلم مختلف ممالک اور میڈیا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیاں اور نفرت پھیلا رہی ہیں۔ دہشت گردی کے نام پر اسلام اور مسلمانوں کی تصویر بگاڑنے کی کوششیں زور و شور سے ہو رہی ہیں۔ اگر ان غلط فہمیوں کو دور کرنے اور حقائق کو پیش کرنے اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کی کوشش کرتے تو یقیناً ان کی تمام کوششوں کے باوجود یہ حقیقت بھی واضح ہوتی کہ دنیا میں بدلتی ہوئی فضا اور ماحول میں بہتر نتائج سامنے آ سکتے ہیں اور غیر مسلموں کے خاص گروہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ مگر بہ اوقات ہم اپنے فرائض سے غافل ہو جاتے ہیں۔ خاص طور سے ان حالات کے تناظر میں ضرورت ہے کہ غیر مسلم دنیا اور خاص طور سے مغربی ممالک کے عوام میں اسلام کا تعارف کرایا جائے۔ ہم اپنے دین کی سچی تصویر پیش کریں اور ایسا لٹریچر فراہم کریں جس سے غیر مسلم بھی اسلام کے صحیح تعلیمات کو سمجھ سکیں اور انھیں اسلام کا صحیح لٹریچر کا مطالعہ کرائیں۔ ہم اپنا محاسبہ کریں اور اپنا رویہ اسلامی تعلیمات کے مطابق بنا کر اپنے اخلاق و کردار سے اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں اور ایسی معاشی، سماجی، تعلیمی، اقتصادی اور سیاسی میدانوں میں بھی اپنی اصلاح کریں اور حکمت و مصلحت کے ساتھ مثبت انداز میں دعوت و اصلاح اور فلاح و خیر خواہی کا رول ادا کریں تو آج کی حالت کافی بدل سکتی ہے۔ ◻◻

لداخ میں اسلام اور مسلمان — ایک تعارف

کوہستانی علاقوں، وادیوں اور میدانوں پر مشتمل تقریباً ۹۵ ہزار مربع کلومیٹر پر پھیلی ہوئی لداخ کی سرزمین صدیوں سے اسلام کا گہوارہ رہی ہے اور صدائے لا الٰہ الا اللہ یہاں کی گھاٹیوں میں بلند ہوتی رہی ہے۔ یہاں کی کل آبادی دو لاکھ ہے جس میں پچاس فیصد مسلمان ہیں۔ باقی آبادی بدھ مت کے پیروکاروں اور عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ اس خطے میں دو ضلعے لیہ اور کرگل ہیں۔ مورخین اور مقامی روایات کے مطابق اس سرزمین میں اسلام کے پہلے پیغام رساں میر سید علی ہمدانی بتائے جاتے ہیں جنھوں نے دین کی تبلیغ اور مسجدوں کی تعمیر کا کام کیا۔ ساتویں اور آٹھویں صدی میں اس سرزمین میں عرب فوجوں کی نقل و حرکت اور تاجروں کی آمد و رفت تھی۔ اس علاقہ کی چٹانوں میں قرآن کی آیت اور عربوں کے نام کے نقوش آج بھی موجود ہیں۔ ہمسایہ ممالک میں اسلام کی اشاعت کے اثرات یہاں پر بھی پڑتے رہے۔ چودھویں صدی میں سینٹرل ایشیا کے ایک بزرگ سید شریف الدین کے ہاتھوں رنچن شاہ نامی لداخی شہزادے نے اسلام قبول کیا اور سلطان صدر الدین کے نام سے کشمیر کا پہلا مسلمان حکمراں ہوا۔

سولہویں صدی میں عام راجاؤں نے اسلام کو اپنایا۔ شاہ ہمدان نے اسلام کا جو پودا لگایا تھا سید نور بخش نے اس کی آبیاری کی۔ ان کے بعد مسلک شیعہ کے پیروکار [illegible] عراقی آئے اور ان سے مسلک شیعیت کی ترویج ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے تاجروں نے بھی یہاں کی ربوں اور مقامی عورتوں سے شادی کر کے مستقل یہیں آباد ہو گئے۔ مقامی برادروں نے اسلامی تعلیمات کیلئے کشمیر اور دیگر مقامات سے عالموں اور مبلغوں کو بلوایا اور تبلیغ کے لئے جگہ جگہ مکان اور مذہبی عمارات بنے کر یہاں آباد کیا۔ اس طرح تعلیم کا سلسلہ جاری رہا، باضابطہ کوئی مستقل نظم نہ تھا۔ ۱۹۲۶ء میں لیہ میں ایک مکتب قائم ہوا۔ اس وقت متعدد دینی، عصری مدارس، مکاتب اور اسکول قائم ہیں۔ یہاں پر مسلم خواندگی کی شرح بھی تقریباً سو فیصد ہے۔ ◻◻

صفحہ ۱ کا بقیہ
بقیہ: بارود کے ڈھیر پر

سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے جاری رہے گا لیکن جنگ ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ دوسری طرف پاکستان کے فوجی صدر جنرل پرویز مشرف کا بھی کہنا ہے کہ حالانکہ ہند و پاک جنگ کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں لیکن عالمی برادری نہیں چاہتی کہ دو ایٹمی طاقتوں کے درمیان کوئی جنگ ہو۔

ہندوستان ایک بڑا ملک ہے اور ہمارے وزیر اعظم نے جو بیان دیا ہے وہ بلاشبہ ہندوستان کے بڑا ہونے کے شایان شان ہے۔ یہ اس کے صبر و تحمل کی علامت ہے اور اس کی بہر حال تعریف کی جانی چاہیے۔ یہ سچ ہے کہ جنگ کی صورت میں پاکستان کے ساتھ ساتھ ہندوستان کو بھی زبردست فوجی و اقتصادی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ پاکستان کو بھی کر بہر حال یہ کوئی عقلمندی کی بات نہ ہوگی کہ ہندوستان جیسا بڑا ملک اپنے کسی چھوٹے پڑوسی کو دھمکی دے اور اسے جنگ کی چال کا ہاں فیصلہ کرنے پر مجبور کرے۔ بہر حال گزشتہ ایک عشرہ سے جو جنگی سرگرمیاں جاری تھیں امریکہ کی ایک نئی اب کوئی نے اس پر دو اول دی ہے اور اب یہ امید قوی ہو گئی ہے کہ بڑے پیمانے کے ان دونوں ملکوں کے درمیان جنگ نہیں ہوگی۔ ◻◻

پروین توگڑیا کا بیان شر انگیز اور بے بنیاد ہے
مہتمم دار العلوم دیوبند حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب کا بیان

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بی جے پی پر پابندی لگائی جائے
ہائی کورٹ سے درخواست

یہ حقیقت اب کسی وضاحت کی محتاج نہیں رہ گئی ہے کہ آر ایس ایس اپنی آئیڈیالوجی کے مطابق سیکولرزم کی بدترین دشمن اور ہندو راشٹر کی زبردست وکیل ہے۔ آر ایس ایس کے فکری رہنما گرو گول والکر اپنی تحریروں کے ذریعہ بار بار یہ بات دہرا چکے ہیں کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ملک ہے اور کسی اقلیت کے لیے اس میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہندو راشٹر اس کے اس نظریہ کی اساس و بنیاد ہے اور ان کا صاف ماننا ہے کہ جب تک اقلیتوں کا ہندوستان میں وجود باقی رہے گا ہندو راشٹر کا قیام ممکن نہ ہو سکے گا۔ ان کے نزدیک سیکولرزم اور جمہوریت بھی ایک فراڈ کی حیثیت رکھتے ہیں اور ملک کا دستور و آئین بھی ان کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ آر ایس ایس ملک کے قومی جھنڈے کی بھی مسلسل توہین کرتا رہا ہے اور اس نے آج تک قومی پرچم کو اپنے ناگپور ہیڈ کوارٹر تک جانے نہیں دیا بلکہ اس کی تمام تقریبات میں اس کا بھگوا جھنڈا ہی اس کی زینت بنا رہا ہے۔

اس حقیقت کو بھی اب تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں رہ گیا ہے کہ بی جے پی آر ایس ایس کا ہی ایک سیاسی پلیٹ فارم ہے اور جس طرح دوسرے شعبوں میں اس کی ذیلی تنظیمیں کام کر رہی ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کر رہی ہیں اسی طرح بی جے پی بھی سیاسی میدان کی اس کی ایک ذیلی تنظیم ہے جو آر ایس ایس کی ہدایات پر ہی اپنا سیاسی نصب العین طے کرتی ہے۔

ہندوستان کے دستور میں سیکولرزم کو بنیادی پتھر قرار دیتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ دستور ہند کے اس بنیادی اصول کی مخالفت کرنے والا کوئی فرد یا کوئی تنظیم ملک کے جمہوری نظام میں حصہ لینے کا مجاز نہیں ہو سکتا۔ اس طرح نہ کوئی دستور میں دیے گئے سیکولرزم کے بنیادی اصول کی مخالفت کر سکتا ہے اور نہ ہی سیکولرزم کے خلاف کوئی بیان دے سکتا ہے اور جو ایسا کرے گا وہ مستوجب سزا ہوگا اور جس کی کم سے کم سزا یہ ہے کہ اسے عوامی نمائندگی ایکٹ کے مطابق حق رائے دہی سے محروم کر کے کسی جمہوری ادارے کی تشکیل کے حق سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔

بی جے پی اور اس کے اہم لیڈروں کے بیانات اور ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آ جاتی ہے کہ ان کے خیالات و نظریات کا اصل سرچشمہ آر ایس ایس ہی ہے۔ ہمارے وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی تو آر ایس ایس کو اپنا فکری مرکز نہ جانے کتنی مرتبہ قرار دے چکے ہیں جبکہ مسٹر لال کرشن اڈوانی، مرلی منوہر جوشی، اوما بھارتی، ونے کٹیار اور بی جے پی کے دوسرے صف اول کے لیڈروں کے بارے میں کسی کو بھی ان کی آر ایس ایس سے وابستگی کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ سیاسی حلقوں میں تو یہاں تک کہا جاتا رہا ہے کہ وزارت عظمیٰ کے لیے آر ایس ایس کی پہلی پسند ہی اڈوانی جی ہیں اور مسٹر باجپئی کو حلیف پارٹیوں کی وجہ سے ہی برداشت کیا جا رہا ہے۔

ایسے حالات میں کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ الیکشن کمیشن ایسی پارٹیوں کا رجسٹریشن منسوخ کر کے انہیں الیکشن میں حصہ لینے کے لیے نااہل قرار دے دے اس لیے کہ بی جے پی تنہا ایک ایسی سیاسی پارٹی ہے جو ملک کے اتحاد کے بجائے اسے توڑنے میں یقین رکھتی ہے لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا!

یہ بات خوش آئند ہے کہ گجرات کے حالات اور حالیہ قتل عام میں بی جے پی کی کھلے عام شرکت کو لے کر معروف گاندھی وادی رہنما نرملا دیش پانڈے اور سوامی اگنی ویش جی کی قیادت میں ملک کے سیکولر ارباب سیاست، صحافی اور سماجی و سیاسی کارکنوں پر مشتمل ایک گروپ نے دہلی ہائی کورٹ میں ایک پٹیشن داخل کی ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کو ہدایت کرے کہ وہ بی جے پی کی سیاسی حیثیت ختم کر دے اور اس کے لیڈروں باجپئی، اڈوانی، جوشی اور ونے کٹیار جیسے سیکولرزم مخالف سیاستدانوں کے الیکشن میں حصہ لینے پر پابندی لگا دے۔ اس لیے کہ یہ لیڈر فرقہ پرست تنظیموں اور آر ایس ایس سے تعلق رکھتے ہیں اور سیکولرزم پر ان کو اعتقاد نہیں ہے جبکہ ملک کا آئین صرف سیکولرزم پر یقین رکھنے والوں کو ہی صحیح قرار دیتا ہے۔

نرملا دیش پانڈے اور سوامی اگنی ویش کی ٹیم سوسائٹیز پر مشتمل اس درخواست سے فرقہ پرستوں اور آر ایس ایس کے کیمپوں میں بری طرح کھلبلی مچی ہوئی ہے کیونکہ اس درخواست میں ۱۹۴۸ء کے آر ایس ایس کے سیکولرزم مخالف رول اور سکھوں پر یورش کی اقلیت دشمنی اور سیکولرزم کی پامالی کی مکمل تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔

اس حقیقت کو فراموش کرنا آسان نہیں ہوگا کہ آئینی اور قانونی نقطہ نظر سے کسی بھی سیاسی جماعت کا رجسٹریشن اسی صورت میں جائز ہو سکتا ہے جب وہ دستور کے بنیادی اصول سیکولرزم کو قبول کر کے اس کی پاسداری کا وعدہ کرے۔

قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ کیس انتہائی پیچیدہ اور دوررس نتائج کا حامل ہے اور اگر دہلی ہائی کورٹ اسے منظور کر لیتی ہے تو اس کے دوررس نتائج سامنے آئیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ حالات میں جبکہ اقتدار کے گلیاروں پر فرقہ پرست طاقتوں کا پورا قبضہ ہے یہ فیصلہ ممکن ہے کہ بی جے پی کا رجسٹریشن منسوخ کر کے اس کے لیڈروں کو الیکشن میں حصہ لینے کیلئے نااہل قرار دے دیا جائے۔

ہمارے خیال میں یہ سوال صرف مفروضہ پر مبنی نہیں ہے۔ ہمارا عدالتی نظام بعض معمولی خامیوں کے باوجود ابھی تک منصفانہ ہے اور ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ خواہ دیر سے ہی سہی اگر یہ پٹیشن منظور ہو جاتی ہے تو فرقہ پرستی کا اژدہا کچلنے میں انتہائی معاون ثابت ہوگی۔

نرملا دیش پانڈے جی، سوامی اگنی ویش اور ان کے ساتھیوں نے اس سلسلہ میں جو پہل قدمی کی ہے اور جس جرأت کا مظاہرہ کیا ہے ہمیں اس کی ستائش کی جانی چاہیے اور امید کی جانی چاہیے کہ کورٹ انصاف سے کام لیتے ہوئے سیکولرزم کی بقاء و تحفظ کیلئے کوئی اہم قدم ضرور اٹھائے گی جو دوررس اثرات کا حامل ہوگا۔ □□

جواہر القرآن

سورہ ہود : ۱۱
ترجمہ آیات : ۳۳-۳۵

حضرت شیخ الہندؒ

○ کہا کہ لائے گا تو اس کو اللہ ہی اگر چاہے گا اور تم نہ تھکا سکو گے بھاگ کر ف۱
○ اور نہ کارگر ہوگی تم کو میری نصیحت جو چاہوں کہ تم کو نصیحت کروں اگر اللہ چاہتا ہوگا کہ تم کو گمراہ کرے وہی ہے رب تمہارا اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے ف۲
○ کیا کہتے ہیں کہ بنا لایا قرآن کو ف۳ کہہ دے اگر میں بنا لایا ہوں تو مجھ پر ہے میرا گناہ اور میرا ذمہ نہیں جو تم گناہ کرتے ہو ف۴

فوائد: —— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

ف۱ یعنی یہ چیز میرے قبضہ میں نہیں۔ خدا جس وقت اپنی حکمت کے موافق چاہے گا عذاب نازل کرے گا۔ ہمارا فرض صرف آگاہ کر دینا تھا۔ باقی عذاب آ گیا تو [illegible] اس کے دائرے سے خارج ہیں۔ جب مشیت الٰہی ہوگی تو نہیں بھاگ کر [illegible] سکو گے [illegible]۔

ف۲ یعنی تمہاری اس قدر سرکشی اور عناد [illegible] سے نزول عذاب کی استدعا ہو رہی ہے کہ خدا کا ارادہ یہی ہے کہ تم کو گمراہی میں پڑا رہنے دے اور آخر کار ہلاک کر دے۔ پس اگر تمہاری بدکرداری کے سبب سے خدا نے یہی چاہا تو میں کتنی ہی نصیحت و خیر خواہی کروں کہ تم کو [illegible] چاہوں، کچھ نافع و مؤثر نہ ہوگا۔ تمہارا رب وہی ہے جس کے ملک و تصرف میں ہر چیز ہے۔ جیسا اس کے ساتھ معاملہ کرے کوئی روک نہیں سکتا۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے وہیں سب کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔ (ربط) حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں تک جو سوالات، اعتراضات اس قوم کے تھے وہ حضرت نوح کی قوم کے۔ گویا یہ سب جواب ان کو ہے۔ [illegible] آگے قصے کے درمیان میں بیان فرماتے ہیں۔

ف۳ یہ گفتگو کفار مکہ کی آنحضرت صلعم کے ساتھ تھی کہ قرآن آپ خود بنا لاتے ہیں۔ خدا کا کلام نہیں ہے۔ حضرت نوح کی کتاب بنا لائے تھے جو ان کی قوم پر وارد تھی (کذافی الموضح) [illegible] اس آیت کو بھی نوح کے قصہ کا جزء بتلایا ہے۔ یعنی ان کی قوم نے کہا کہ یہ [illegible] خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ خود ان کی گھڑنت ہیں۔ بعض نے کہا کہ گفتگو اہل مکہ کی حضور سے ہے کہ یہ اس قصہ [illegible] گویا وہ کہتے تھے کہ یہ داستان آپ نے گھڑ لی ہے۔ واقع میں ان قصوں کی کوئی اصل نہیں۔

ف۴ قرآن کو "مفتری" کہنے کا مختصر جواب اسی سورت میں ایک رکوع پہلے گزر چکا۔ یہاں آخری بات فرما دی یعنی قرآن کا کلام الٰہی ہونا نہایت واضح و محکم دلائل سے بار بار ثابت کیا جا چکا ہے۔ ایسی روشن چیز کی تکذیب کر کے جو مجرم تم ہو رہے ہو اس کا وبال تم ہی پر پڑے گا۔ اس کی [illegible] تبلیغ کر کے بری الذمہ ہو چکا ہوں۔ اب بدعملیاں تم کرو اس کا میں ذمہ دار نہیں۔ ہاں بفرض محال اگر میں نے افترا کیا ہے تو اس کا گناہ مجھ پر ہے مگر ہرگز [illegible] ایسا نہیں۔

جھارکھنڈ میں اردو اکادمی، حج کمیٹی اور اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کے قیام کی یقین دہانی

جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ جناب بابو لال مرانڈی نے جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کو ایک مکتوب کے ذریعہ اس بات کیلئے یقین دہانی کرائی ہے کہ ریاست جھارکھنڈ میں اردو اکادمی، حج کمیٹی اور اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کا قیام حکومت جھارکھنڈ کے زیر غور ہے اور جلد ہی اس سلسلہ میں اقدامات کیے جائیں گے۔ یاد رہے کہ حضرت صدر محترم مدظلہ نے ریاستی وزیر اعلیٰ کو ان اداروں کے قیام کی طرف اپنے ایک مکتوب کے ذریعہ خصوصی طور پر توجہ دلائی تھی۔

گجرات کی حکومت اقلیتی کمیشن کے ساتھ کوئی تعاون نہیں کر رہی ہے

انتظامیہ پوری طرح ناکام رہی

فساد مخالف مرکزی سیکورٹی فورس کی ضرورت ہے

امن ہر شخص کی خواہش ہے

قومی اقلیتی کمیشن کے چیرمین جناب جسٹس شمیم احمد سے گفتگو کے اہم حصے

■ اقلیتی کمیشن کے دورے کے بعد گجرات حکومت کے رویے میں کوئی تبدیلی آئی ہے؟

● کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ گجرات کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی نے کمیشن کی کسی ہدایت پر عمل نہیں کیا۔ عمل کرنا تو دور انھوں نے کمیشن کے کام میں تعاون بھی نہیں کیا۔ گجرات میں اب بھی لگاتار فسادات ہو رہے ہیں مسلمانوں کو زندہ جلایا جا رہا ہے۔ ان کے گھروں کو لوٹنے کے بعد نذر آتش کیا جا رہا ہے اور انتظامیہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی ہے۔

■ ڈھائی ماہ سے زیادہ گزر جانے کے بعد بھی گجرات میں فسادات جاری ہیں آپ اس کی کیا وجہ مانتے ہیں؟

● فسادات کو روکنے میں انتظامیہ پوری طرح ناکام رہی ہے۔ گودھرا واقعہ کے بعد حکومت نے ایسا کوئی منصوبہ نہیں بنایا جس سے کہ فساد کو پھیلنے سے روکا جاتا۔ پولیس دیکھتی رہی اور لوگوں کو جلایا جاتا رہا۔ مجھے لگتا ہے کہ مودی حکومت فسادات کو ہوا دے رہی ہے اور کیا وجہ ہے کہ فسادات دور دراز کے گاؤں تک پھیل گئے ہیں۔ اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی حالات پر قابو پانے کے لیے انتظامیہ ٹھوس قدم نہیں اٹھا رہی ہے۔

■ کے پی ایس گل کو [illegible] مودی کا سیکورٹی صلاح کار مقرر کرنے سے کیا فسادات پر قابو پا لیا جائے گا؟

● دیکھئے یہ کہنا ابھی جلد بازی ہوگی کہ گل وہاں کیا کر پائیں گے۔ سوال یہ ہے کہ گجرات حکومت اور انتظامیہ ان کے ساتھ کتنا تعاون کرتے ہیں۔ اگر انتظامیہ نے تعاون کیا تو شاید گجرات کے حالات سدھر سکتے ہیں لیکن اس کی امید کم ہی ہے۔

■ حکومت گجرات ان فسادات کے پیچھے پاکستانی خفیہ ایجنسی کا ہاتھ بتا رہی ہے اس بارے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟

● یہ جانچ حکومت کو کرنی ہے کہ ان فسادات کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ گودھرا کانڈ کے بعد حکومت نے [illegible]

[illegible]

■ ملک میں فرقہ وارانہ اتحاد کے لیے کوئی بڑا کام نہیں ہو رہا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

● پورے ملک کے سامنے اس وقت گجرات ہے۔ ہر آدمی چاہتا ہے کہ وہاں امن ہو۔ کمیشن نے بھی اپنی پوری توجہ گجرات پر مرکوز کر رکھی ہے۔ لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے ملک میں کچھ نہیں کیا جا رہا ہے ملک کے باقی حصوں میں امن و امان کا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک میں ہندو مسلم اتحاد قائم ہے اس کے لیے ہر طرف سے آواز اٹھ رہی ہے۔

■ حکومت اقلیتی کمیشن کی سفارشات کو ماننے کے لیے آپ کیا کر رہے ہیں؟

● ہمارا کام صرف سفارشات کرنا ہے۔ کمیشن کسی بھی حکومت کو اپنی سفارشات ماننے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔ حکومت کمیشن کی سفارشات پر عمل کر بھی سکتی ہے اور ان کو مسترد بھی کر سکتی ہے۔ یہ پوری طرح حکومت پر منحصر ہے۔ کمیشن اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتا۔

■ کیا قومی سطح پر فسادات مخالف مرکزی سیکورٹی فورس بنائی جائے؟

● بالکل بنائی جانی چاہئے لیکن اس میں کسی مذہب کے لوگوں کو زیادہ نمائندگی نہ دی جائے۔ حکومت اگر کسی وجہ سے زیادہ نمائندگی نہیں دے سکتی تو اسے مذاہب کی آبادی کے حساب سے فسادات مخالف مرکزی فورس میں نمائندگی دی جانی چاہئے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو اس فورس کی تشکیل سے فسادات پر قابو پانے میں کوئی خاص فائدہ نہیں ملے گا کیونکہ لوگ اس کو بھی شک کی نظر سے دیکھیں گے۔

■ گجرات کے فساد زدہ علاقوں میں ایجنسیوں کو [illegible] دورہ کرنے کے لیے کمیشن کیا کر رہا ہے؟

● کمیشن کا تو اس کوشش میں لگا ہے کمیشن تمام کوششوں کے باوجود [illegible] سلمان حکومت پر یقین کرنے کو [illegible] انتظامیہ بھی اس سلسلے میں کوئی ٹھوس [illegible] کمیشن نے احمد آباد اور گودھرا کا دورہ کر کے [illegible] کی کوشش کی ہے۔

اگر ایک آدمی بھی مارا جاتا ہے تو وہاں صورت حال خراب ہے

وزیر اعلیٰ گجرات کے دفاعی مشیر جناب کے پی ایس گل کا انٹرویو

■ گجرات میں سب سے پہلے آپ کیا کریں گے؟

● ہم سب سے پہلے تشدد کو روکیں گے گل کی وارداتوں کا سلسلہ بند ہو گی حالات معمول پر آ سکتے ہیں اس لیے ہمیں سب سے پہلے تشدد روکنا ہوگا۔

■ گجرات میں صورت حال کتنی خراب ہے؟

● اگر ایک آدمی بھی مارا جاتا ہے تو میرے خیال میں صورت حال خراب ہے اس معیار سے دیکھیں تو صورت حال بہت خراب ہے لیکن [illegible]

■ دوسرے ہم [illegible] پولیس کی بھی مانگ کی ہے؟

■ جب میں نے احمد آباد اور [illegible] علاقوں کا دورہ کیا تو [illegible] اس فورس کی ضرورت ہے [illegible]

[illegible]

■ آپ کو کتنی فورس کی ضرورت ہے؟

● اس سوال کا جواب [illegible]

[illegible]

رام جنم بھومی نیاس کو تحلیل کر دیا جائے

ہنومان گڑھی کے مہنت دھرم داس کا پرزور مطالبہ

[illegible]

گجرات حکومت کی معنی خیز خاموشی

گجرات کے فسادات پر تین اہم آئینی اداروں کی رپورٹ کے باوجود

گجرات کی صورت حال کے سلسلہ میں ملک کے تین دستوری اداروں نے جن کی آئینی حیثیت ہے قومی جمہوری اتحادی مرکزی حکومت کو بھی تسلیم کرنا ہے کے بعد دیگرے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ پہلے قومی کمیشن برائے حقوق انسانی نے گجرات کی صورت حال کا جائزہ لیا، کمیشن کے وفد نے گجرات کا دورہ کیا، وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیا، وفد کے ممبران نے چشم دید صورت حال کا معائنہ کیا اور متعلقہ معلومات جمع کرنے کے بعد نئی دہلی میں منعقد اجلاس میں اس کے ہر پہلو پر نہایت تفصیل کے ساتھ غور و خوض کیا اس کے بعد اپنی رپورٹ تیار کی۔ کمیشن کی رپورٹ میں [illegible]

[illegible]

سلسلہ روزگار

انٹیریئر ڈیکوریٹر بن کر روزگار حاصل کیجئے

[illegible]

روزنامہ ... کے ... [illegible]

[illegible]

ہندوستانی جمہوریت کی علامت
پارلیمنٹ کے پچاس سال
کیا اصولوں پر مبنی

ہندوستان کی پہلی پارلیمنٹ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو قائم ہوئی تھی۔ یہ وقت تھا جب ہماری جمہوریت کا آغاز ہوا تھا ایک عارضی پارلیمنٹ تھی دستور کے تحت باضابطہ انتخابات ۵۲-۱۹۵۱ء میں ہوئے اور دو ایوانوں والی پارلیمنٹ قائم ہوئی۔ یہ دو ایوان تھے لوک سبھا اور راجیہ سبھا۔ پہلی لوک سبھا ۱۷ اپریل ۱۹۵۲ء کو قائم ...

پارلیمنٹ تاریخ

آزادی کے دیوانوں کے سپنے ابھی ادھورے ہیں
بلرام جاکھڑ (سابق لوک سبھا اسپیکر)

پارلیمنٹ کو پچاس سال پورے ہونے کے اور اس کے ساتھ ہی ...

کئی مرتبہ پارلیمنٹ کے ماحول سے آپ کبیدگی ہو جاتی تھی کہ اس وقت کے اسپیکر صاحب کے متعلق ان کو اسپیکر کی کرسی سے ہٹا کر ...

قومی اتحاد ہی ملک کی بربادی ...

شاندار ماضی کی علامت: پارلیمنٹ ہاؤس

سینٹرل ہال ...

لوک سبھا کا ایوان ...

راجیہ سبھا کا ایوان ...

لائبریری ...

استقبالیہ ...

عالم اسلام

مجوزہ عالمی امن اجلاس ترکی میں

اسرائیل، فلسطینی اور عرب ممالک کے درمیان مجوزہ عالمی اجلاس ترکی میں منعقد کیا جائے گا۔ اسرائیلی ریڈیو نے یہ اطلاع دی۔ امریکی افسران نے بتایا کہ یہ اجلاس جون کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوگا۔ ترکی کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ترکی نے اجلاس کی میزبانی کی پیشکش کی تھی۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کوفی عنان، یورپی یونین کے لیڈروں اور روس کے وزیر خارجہ سے تبادلہ خیال کے بعد اس منصوبہ کا اعلان کیا تھا۔

ناکہ بندی ختم کرنے پر معاہدہ

فلسطین کو لیبیا کی امداد

بحرین کے افسران قیدیوں کا جائزہ لیں گے

لیبیا، شام اور کیوبا کو امریکی دھمکی

۸۴ ہزار ...

...یاست اب قصۂ پارینہ بن چکی ہے

عالمی خبریں

سابق نازی افسر کے خلاف مقدمہ شروع

ایل ٹی ٹی ای کی کشتیوں میں دھماکہ

پناہ گزین کیمپوں میں بچوں کا جنسی استحصال

امریکہ نیپال میں فوجی اڈا نہیں بنائے گا

یوگنڈا کی فوج نے ۸۰ باغیوں کو مار گرایا

ٹریفک جیٹ تباہ ہونے سے ... کے حادثات

جمہوریت میں عوام کا رول سب سے اوپر ہے

پی اے سنگما (سابق اسپیکر لوک سبھا)

> یہ ملک کی بدقسمتی رہی ہے کہ چار اسمبلیاں اور دستوری نظام چرمرا گیا ہے۔ پارلیمان بے جان سا ہو گیا ہے اور جو کچھ نظر آرہا ہے وہ صرف باہری ڈھانچہ ہے

تاریخ گواہ ہے

...آئینے میں

...لتا ہے -

تحریر: ...

پاکی اور صفائی

اسلام کی تعلیمات کا اہم حصہ

تحریر: مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

تقریباً دو سال پہلے میں برطانیہ کے ایک سفر کے دوران [illegible] سے ٹرین کے ذریعے [illegible] جا رہا تھا۔ راستے میں مجھے غسل خانہ استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ میں اپنی سیٹ سے اٹھ کر غسل خانے کی طرف چلا تو دیکھا وہاں ایک انگریز خاتون پہلے سے انتظار میں کھڑی ہے، جس سے اندازہ ہوا کہ غسل خانہ خالی نہیں ہے۔ چنانچہ میں ایک قریبی سیٹ پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ جب [illegible] Vacant [illegible] نظر آ رہی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ غسل خانہ خالی ہے اور اس میں کوئی نہیں ہے۔ اس کے باوجود خاتون بدستور دروازے کے سامنے کھڑی ہوئی تھیں۔ اس لیے مجھے اندازہ ہوا کہ شاید ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے قریب جا کر ان سے کہا غسل خانہ خالی ہے اگر آپ اندر جانا چاہیں تو چلی جائیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ دراصل غسل خانے کے اندر [illegible]

[illegible]

وہاں گندگی بھی ہوتی ہے اور وہ گندگی بیماریاں پھیلنے کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔ اس خاتون نے ایک وقت دونوں باتوں کا خیال کیا۔ [illegible]

[illegible]

جو دین کی تعلیمات کو نظر انداز کیا ہوا ہے اور مشترک استعمال کے مقامات پر گندگی پھیلانے کے بعد یہ خیال بھی نہیں آتا کہ ہم اذیت رسانی کے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کا ہمیں جواب دینا پڑے گا۔

[illegible]

دہلی کے رام لیلا میدان میں

[illegible]

کیا گجرات کے عوام کو ایک اور گاندھی کی ضرورت ہے

گجرات میں ۵۷ دنوں سے جاری فسادات سے نجات پانے کے لیے ریاست کے عوام کو ایک اور گاندھی کی ضرورت ہے جو گاندھی کی طرح احمد آباد جاکر برن برت پر بیٹھ جائے اور اس وقت تک ڈٹا رہے جب تک فسادی اپنے ہتھیار نہ ڈال دیں۔ [illegible]

[illegible]

مسلح فورسز میں مسلم نمائندگی ایک سوالیہ نشان

تحریر: انل چمڑیا

[illegible]

فہرست عطیہ دہندگان ریلیف فنڈ جمعیۃ علماء ہند برائے گجرات

نام و مکمل پتہ	رقم	نام و مکمل پتہ	رقم	نام و مکمل پتہ	رقم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدارس عربیہ کا ایک اہم اجتماع

مدارس عربیہ اسلامیہ کی اصلاح تعلیم و تربیت کے زیر عنوان ... [illegible]

بھارت بچاؤ ریلی کی کامیابی پر مبارکباد کے پیغامات

ابھی حال ہی میں جمعیۃ علماء ہند و کل ہند تنظیم ... [illegible] ... ریلی کی کامیابی ... [illegible] ... (ریلی) میں کچھ تاثرات دے رہے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ عوام کے جذبات کیا ہیں۔

(۱)

گرامی قدر محترم جناب مولانا سید محمود مدنی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

(۲)

محترم جناب مولانا محمود مدنی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

بقیہ: قومی اتحاد کی ... سے

[illegible]

بقیہ: منظر پس منظر صلا سے

[illegible]

عبدالغنی لون کی شہادت، اعتدال اور امن پر حملہ

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
R. N. I. NO. – 36985/82
Posting Date - 27/28 May 2002
31 MAY- 6 JUNE 2002
Postal Registration No. – DL – 11052/ 2002

منظر پس منظر

منصور علی خاں کارٹونسٹ

جنگ کے بادل — جوابی بیان — امن کہاں — نفسیاتی عدالت

جنگ کے بادل

ہندوستان اور پاکستان پر جنگ کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ جموں میں دہشت گردوں کے دستانے حملے اور اس میں کئی فوجیوں کے علاوہ بے قصور عورتوں اور بچوں کی ہلاکت انتہائی سنگین اور قابل مذمت واقعہ ہے۔ اس پر ہندوستانی لیڈروں کا غم و غصہ اور ردعمل بھی انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ "جموں سانحہ جیسے واقعات کا جواب دیا جائے گا۔" بی جے پی کے ترجمان [illegible] نے اس سلسلے میں امریکہ کو [illegible] کہ "اگر امریکہ پاکستان کی [illegible] والے دہشت گرد حملوں کی روک تھام کرانے میں ناکام رہا تو ہم اپنے حالات کے مطابق قدم اٹھانے کیلئے آزاد ہوں گے۔" وزیر دفاع جارج فرنانڈیز نے کہا کہ "جموں کے عوام کے [illegible] پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف کا ہاتھ ہے۔ اور دہشت گردی کرانے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔" وزیر داخلہ لال کرشن اڈوانی نے کہا کہ "ہندوستان ملک کے بہترین مفاد میں آزادانہ فیصلہ کرے گا [illegible]" [illegible]

جوابی بیان

دوسری طرف پاکستان نے ہندوستان کو خبردار کیا کہ "وہ اس کے خلاف کوئی اقدام کارروائی نہ کرے۔ کیونکہ وہ اس کا مناسب جواب دینے کو تیار ہے۔" پاکستان کے وزیر اطلاعات نثار میمن نے کہا کہ "پاکستانی فوجیں مادر وطن کی ایک ایک انچ زمین کا دفاع کرنے کیلئے تیار ہیں۔" مسٹر میمن نے کہا کہ "پاکستان ہندوستان کے ان الزامات کو پوری طرح مسترد کرتا ہے کہ ہندوستان میں سرحد پار سے جاری دہشت گردی میں پاکستان کا ہاتھ ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "پاکستان خود بھی دہشت گردانہ سرگرمیوں کا شکار ہے۔ کراچی کا واقعہ جس میں فرانسیسی بحری انجینئروں سمیت متعدد افراد خودکش حملے میں مارے گئے تھے اس کی تازہ ترین مثال ہے۔" [illegible]

امن کہاں؟

[illegible]

نفسیاتی عدالت

[illegible]

گجرات کے ہولناک فساد کے متاثرین کی بھرپور امداد و اعانت کیجئے

اہل خیر حضرات سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل

[illegible]

(۱) جمعیۃ علماء ہند، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲ فون 011-3311455, 3317729

(۲) [illegible] 079-2120543, 9825045604

Jamiat Ulama - i - Hind [illegible]

Jamiat Relief Committee Gujarat [illegible]

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

الجمعیۃ

پرنٹر و پبلشر: مولانا اسعد مدنی
ایڈیٹر: [illegible]
مطبوعہ: [illegible]
دفتر: ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

۳۰ مئی ۲۰۰۲